Consolidating
Democracy
in Pakistan

دیرپا ترقیاتی مقصد 5:
صنفی مساوات ممکن بنانا اور تمام خواتین
اور لڑکیوں کا بااختیار بنانا

بریفنگ پیپر

Consolidating Democracy in Pakistan

دیرپا ترقیاتی مقصد 5:
صنفی مساوات ممکن بنانا اور تمام خواتین اور لڑکیوں کا بااختیار بنانا

بریفنگ پیپر

پلڈاٹ، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا ایک پاکستانی تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ مصدرہ 1860ء (قانون نمبر 21 بابت 1860ء) کے تحت، بلامنافع کام کرنے والے ایک ادارے کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔

کاپی رائٹ: پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں شائع کردہ
اشاعت: فروری 2019

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Consolidating Democracy in Pakistan تعبیر

ڈی اے آئی - سی ڈی آئی پی

آفس: 3rd فلور، بیورلی سینٹر، بلیو ایریا، اسلام آباد

مندرجات

پیش لفظ 05

تعارف اور پس منظر 07

دیرپا ترقیاتی ہدف نمبر 5: صنفی مساوات 07

دیرپا ترقیاتی ہدف نمبر 5 کے مقاصد اور انڈیکیٹرز 08

2018 میں دیرپا ترقیاتی ہدف نمبر 5 پر پیش رفت 08

پاکستان کی صورت حال 10

پاکستان میں اعداد و شمار کی رپورٹنگ میں مشکلات 12

سیاسی جماعتوں کے لئے دیرپا ترقیاتی ہدف نمبر 5– صنفی مساوات کے بارے میں جاننا کیوں اہم ہے؟ 12

باکسز، اشکال اور جدول

باکس نمبر 1: مقاصد اور انڈیکیٹرز 08

شکل نمبر 1: 17 دیرپا ترقیاتی اہداف 07

شکل نمبر 2: معیشت، تعلیم، صحت اور سیاست کے حوالے سے عالمی صنفی مساوات 11

ضمیمہ الف: دیرپا ترقیاتی ہدف نمبر 5 کے مقاصد اور انڈیکیٹرز 15

پیش لفظ

سیاسی جماعتیں کسی بھی جمہوری نظام کا اہم جزو اور مضبوط پارلیمان کی بنیاد ہوتی ہیں۔ تعبیر۔۔پاکستان میں استحکام جمہوریت کا پروگرام' سیاسی اداروں کی استعداد کار کے ذریعے پاکستان میں جمہوری عمل کی تائید کے لئے کام کر رہا ہے تا کہ یہ ادارے زیادہ موثر جوابدہ اور پاکستانی عوام کی ضروریات کی جانب مزید متوجہ ہو سکیں۔

'دیرپاترقیاتی ہدف نمبر 5: صنفی مساوات کا حصول اور تمام خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار بنانا' کے موضوع پر اس بریفنگ پیپر کا مقصد دیرپاترقیاتی اہداف اور اس حوالے سے پاکستان کی ذمہ داریوں نیز پاکستان میں صنفی مساوات کی صورت حال کے بارے میں سیاسی جماعتوں کے ذمہ داران کو بنیادی معلومات فراہم کرنا ہے۔

پاکستان نے دیرپا ترقیاتی اہداف کو اپنے قومی ترقیاتی اہداف کے طور پر اختیار کیا ہے۔ ان اہداف کو قومی' صوبائی اور مقامی منصوبہ بندی اور مالیاتی فریم ورک کے ساتھ جوڑا جارہا ہے۔ دیرپا ترقیاتی اہداف پر عملدرآمد کی مختلف سطحوں پر نگرانی اور مانیٹرنگ میں سیاسی جماعتوں کا کردار اہم ہے اور یہ بات اہم ہے کہ وہ دیرپاترقیاتی اہداف کی ریاستی منصوبہ بندی اور عملدرآمد کے عمل میں شامل ہوں اور اس کی نگرانی کریں۔

یہ بریفنگ پیپر پلڈاٹ کی جائنٹ ڈائریکٹر' محترمہ آسیہ ریاض نے تحریر کیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ پیپر دیرپا ترقیاتی ہدف نمبر 5 کو پوری طرح سمجھنے اور اس ہدف کے حصول کے لئے کی جانے والی کاوشوں کی نگرانی کرنے کے حوالے سے پاکستان کی مختلف سیاسی جماعتوں کے ارکان اور ذمہ داران کے لئے مفید ہو گا۔

اعلان لاتعلقی

اس پیپر میں شامل اعداد و شمار کی درستگی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن سعی کی گئی ہے۔ لہٰذا کوئی بھی چوک یا سہو غیر ارادی ہو گی۔ اس پیپر میں پیش کئے گئے خیالات مصنفہ کے ذاتی ہیں اور ضروری نہیں کہ یہ 'تعبیر۔۔پاکستان میں استحکام جمہوریت پروگرام' کے خیالات کی عکاسی کرتے ہوں۔

اسلام آباد

فروری 2019

تعارف اور پس منظر

دیرپا ترقیاتی اہداف (SDGs) جو عالمی اہداف بھی کہلاتے ہیں، سے مراد غربت کے خاتمے، کرہ ارض کے تحفظ اور تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کو یقینی بنانے کیلئے عالمی سطح پر کوشش کرنا ہے۔[1]

دیرپا ترقیاتی اہداف جن کی کل تعداد 17 ہے، کی بنیاد سابقہ ملینئم ترقیاتی اہداف (MDGs) پر رکھی گئی اور ان میں کچھ نئے شعبے شامل کئے گئے جن میں دیگر ترجیحات کے علاوہ ماحولیاتی تغیر، معاشی عدم مساوات، جدت، دیرپا کھپت، امن و انصاف بھی شامل ہیں۔ ان SDGs کا مقصد ایسے عالمی اہداف کی ایک فہرست تیار کرنا ہے جو ماحولیاتی، سیاسی اور معاشی لحاظ سے دنیا کیلئے چیلنجز ہیں۔

اگرچہ تمام 17 دیرپا ترقیاتی اہداف میں سے ہر ہدف کسی مخصوص شعبے پر مرکوز ہے تاہم تمام اہداف اس طریق سے ایک دوسرے سے منسلک ہیں کہ ایک ہدف کی تکمیل کیلئے کسی دوسرے یا تمام اہداف کے مسائل سے نمٹنا پڑتا ہے۔

شکل نمبر 1: 17 دیرپا ترقیاتی اہداف

Source: UN.ORG

پاکستان اقوام متحدہ کے 189 ممالک میں سے ایک ہے جو " ہماری دنیا میں تبدیلی: دیرپا ترقی کیلئے 2030 ایجنڈا" میں شامل دیرپا ترقیاتی اہداف (SDGs) کے حصول کیلئے کوشاں ہے۔ پاکستان وہ پہلا ملک ہے جس نے دیرپا ترقیاتی اہداف 2030 ایجنڈا کو پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد کے ذریعے اختیار کیا تھا۔[2]

قابل ذکر بات یہ ہے کہ 2015 تک ملینئم ترقیاتی اہداف (MDGs) کے 33 انڈیکیٹرز پر پاکستان کی پیش رفت سے عیاں ہوتا ہے کہ 9 انڈیکیٹرز کے اہداف کیلئے ہم درست سمت میں جا رہے ہیں جبکہ بقیہ 24 انڈیکیٹرز پر ہماری سمت درست نہیں ہے۔ لہٰذا اقوام متحدہ کے آئندہ ترقیاتی ایجنڈے کے حصول اور اس پر بروقت اور مؤثر عملدرآمد کیلئے پاکستان کی صلاحیت اور حکمت عملی پر نگرانی کی ضرورت ہے۔

یاد رہے کہ 2030 ایجنڈا اپنانا ریاستوں کے لئے لازم نہیں ہے اور اس کا فالو اپ اور جائزہ عمل مکمل طور پر رضاکارانہ ہے تاہم، 2015 کے بعد ملینئم ترقیاتی اہداف (MDGs) کو دیرپا ترقیاتی اہداف میں بدل دیا گیا جن میں اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی کہ ان اہداف کو کس طرح مقامی بنایا جائے۔ اس کیلئے سیاسی جماعتوں کا کردار نہایت اہم ہے۔ اس کی وجہ نہ صرف یہ ہے کہ سیاسی جماعتوں کو مقامی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے بلکہ سیاسی جماعتوں کو SDGs سے روشناس ہونا چاہیے تاکہ وہ پاکستان کی ان اہداف پر عملدرآمد کی نظرداری کر سکیں اور اس ضمن میں ہونے والی پیش رفت کو سمجھ سکیں۔

دیرپا ترقیاتی اہداف کو سمجھنا اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ سیاسی جماعتیں SDGs کی ضمن میں وفاق اور صوبوں کی پالیسیوں اور قانون سازی کے فریم ورک میں موجود فرق سے آگاہ رہیں اور اس ترقیاتی ایجنڈا کو آگے بڑھانے کی خاطر پالیسیوں، قواعد اور مسلسل نگرانی کے لئے مطلوب اصلاحات لانے کی ضرورت سے واقف ہوں۔

دیرپا ترقیاتی اہداف 5: صنفی مساوات

ہدف نمبر پانچ صنفی مساوات کے گرد گھومتا ہے جس کا مقصد صنفی مساوات کے اہداف کو حاصل کرنا ہے اور تمام خواتین اور لڑکیوں کو با اختیار بنانا ہے۔ یہ خواتین اور لڑکیوں کو تعلیم،

صحت' باعزت روزگار میں یکساں نمائندگی فراہم کرتا ہے اور سیاسی اور معاشی شعبوں میں فیصلہ کرنے کے عمل میں معاونت فراہم کرتا ہے جو معیشت کو مستحکم بناتا ہے اور معاشروں اور انسانیت کیلئے وسیع پیمانے پر سودمند ہے۔ اس کا مقصد کام کرنے کی جگہ پر خواتین کیلئے یکساں قانونی فریم ورکس کا نفاذ ہے اور پوری دنیا میں خواتین کے خلاف صنفی بنیاد پر امتیاز کو ختم کرتے ہوئے خواتین کے خلاف رائج مضر رسومات کو روکنا ہے۔[3]

اگرچہ ملینیم ترقیات اہداف (بشمول لڑکوں اور لڑکیوں کو بنیادی تعلیم تک مساوی رسائی) کے تحت دینا نے صنفی مساوات کے میدان میں ترقی کی ہے اور عورت کو بااختیار بنایا ہے۔ لیکن پھر بھی خواتین اور لڑکیاں دنیا کے ہر خطے میں امتیازی سلوک اور تشدد کا سامنا کر رہی ہیں۔ صنفی مساوات نہ صرف ایک بنیادی انسانی حق ہے بلکہ یہ ایک پرامن' خوشحال اور مستحکم دنیا کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے موجودہ وقت میں پانچ میں سے ایک خواتین اور لڑکیاں جن کی عمر 15 سے 49 سال کے درمیان ہے وہ 12 ماہ میں اپنے شوہر سے جسمانی اور جنسی تشدد کا شکار بتائی جاتی ہیں اور 49 ممالک میں اس وقت خواتین کو گھریلو تشدد سے محفوظ بنانے کیلئے کوئی قانونی تحفظ نہ ہے۔[4]

دیرپاترقیاتی مقصد 5 کے اہداف اور انڈیکیٹرز:

صنفی مساوات اس وقت حاصل ہوتی ہے جب مرد اور خواتین معاشی' سیاسی اور سماجی مواقعوں سے یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ مرد اور خواتین کی رائے اور ضرورتوں کا یکساں طور پر خیال رکھا جا رہا ہو اور حمایت کی جا رہی ہو۔[5]

بین الاقوامی انسانی حقوق کے قواعد اور معاہدہ جات کے تحت خاص طور پر خواتین کے خلاف تمام طرز کے امتیاز کا خاتمہ (سی ای ڈی اے ڈبلیو) اور بیجنگ ڈیکلریشن اور پلیٹ فارم فار ایکشن بشمول پاکستان اس بات پر زور دیتے ہیں کہ وہ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمہ اور صنفی مساوات کے لیگل فریم ورکس کے شعبے میں فروغ کیلئے پرعزم ہیں۔

باکس 1: دیرپاترقیاتی ہدف نمبر 5: مقاصد اور انڈیکیٹرز

دیرپاترقیاتی ہدف نمبر 5 کے 14 انڈیکیٹرز ہیں۔ ہر انڈیکیٹر متعلقہ مقصد کے حصول میں کامیابی کی سطح بیان کرتا ہے۔

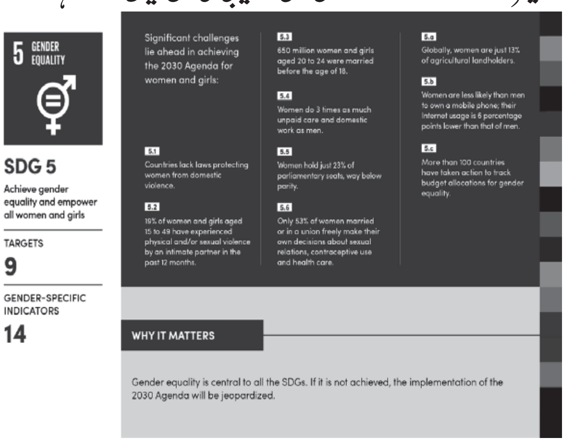

ماخذ:UN Women

ہر دیرپاترقیاتی ہدف نے ہر رکن سٹیٹ کو نفاذ کیلئے سہولت پہنچانے کیلئے اہداف اور انڈیکیٹرز متعین کیے ہیں۔ ضمیمہ الف میں SDG5 کے اہداف اور انڈیکیٹرز بیان کیے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یو این خواتین کی جانب سے وضاحتوں اور چیلنجز کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

2018 میں ہدف 5 پر ہونے والی پیش رفت

اقوام متحدہ کی دیرپاترقیاتی ہدف رپورٹ برائے سال 2018 کے مطابق' اگرچہ خواتین اور لڑکیوں کے خلاف امتیازی سلوک ختم ہو رہا ہے لیکن عدم مساوات خواتین کو پیچھے دھکیل رہی ہے اور ان کو بنیادی حقوق اور مواقعوں سے محروم کر رہی ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے انتظامی مسائل جیسا کہ غیر منصفانہ سماجی اقدار اور رویوں کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ لیگل فریم ورکس میں بہتری لانا ہوگی جو مرد اور خواتین میں مساوات کو فروغ دیتی ہے۔

i۔ 2005 سے 2016 تک 56 ممالک سے حاصل کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ اس سروے کے اجراء سے 12 ماہ پہلے تک ' 15 سے 19 سال کی عمر کی ایسی بیس فیصد بالغ لڑکیوں کو، جو کبھی نہ کبھی جنسی تعلق میں رہی ہیں، ان کے ساتھی نے جسمانی اور جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔

ii۔ عالمی سطح پر 2017 تک 20 سے 24 سال کی عمر کے درمیان کی تقریبا 21 فیصد خواتین نے بتایا کہ یا تو 18 سال کی عمر سے پہلے ان کی شادی ہو چکی تھی یا غیر رسمی تعلقات میں تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت موجود تقریبا 65 کروڑ لڑکیوں اور خواتین کی شادیاں بچپن میں ہو گئیں تھیں۔ آج البتہ پوری دنیا میں چائلڈ میرج کی شرح میں متواتر کمی ہو رہی ہے۔ جنوبی ایشیا میں لڑکیوں کی بچپن میں شادیوں کا خطرہ سال 2000 سے اب تک 40 فیصد تک کم ہو چکا ہے۔

iii۔ 2017 تک ان 30 ممالک میں، جہاں یہ رسم رائج ہے' 15 سے 19 سال کی عمر کی ہر تین میں سے ایک خاتون کے تولیدی اعضاء کو مجروح کیا گیا۔ سال 2000 میں اس کے مقابلے میں تقریباً ہر دو میں ایک لڑکی اس تشدد کا شکار تھی۔

iv۔ سال 2000 سے 2016 کے درمیان 90 ممالک میں سے حاصل کردہ ڈیٹا کے مطابق خواتین نے بلا ادائیگی گھریلو کام اور کیئر ورک پر آدمیوں کے مقابلے میں اندازاً تین گنا زیادہ گھنٹے کام کیا۔

v۔ عالمی سطح پر نیشنل پارلیمنٹ کے واحد اور ایوان زیریں میں خواتین کی نمائندگی 2010 میں 19 فیصد تھی جو بڑھ کر 2018 میں 23 فیصد تک ہو گئی۔[6]

وعدوں کی تکمیل کے عنوان سے یو این ویمن کی رپورٹ:[7] صنفی مساوات دیرپا ترقی کیلئے 2030 کا ایجنڈا ہے۔ گلوبل مانیٹرنگ رپورٹ اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ 2030 کے ایجنڈا کے نفاذ کے اولین دو سالوں میں' خواتین اور لڑکیوں کی ترقی کیلئے موجودہ رجحان اور دستیاب شواہد پر مبنی چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ رپورٹ دونوں سطحوں (مقاصد اور اہداف) اور ذرائع (پالیسیز اور عوامل) کا جائزہ لیتی ہے۔ جو صنفی مساوات اور دیرپا ترقی کے حصول کیلئے ضروری ہے۔

رپورٹ اس امر کی عکاسی کرتی ہے کہ مؤثر مانیٹرنگ اور احتساب SDGs ایجنڈا 2030 کے حصول کیلئے بہت زیادہ اہم ہے۔

رپورٹ 2030 تک SDGs اہداف کے حصول کے لئے مؤثر نگرانی اور جوابدہی کو کلیدی اہمیت دیتی ہے۔ رپورٹ صنفی انصاف پر مبنی عملدرآمد، نگرانی اور جوابدہی کے نظام کو عالمی، علاقائی اور قومی سطح پر مستحکم بنانے کے طریقہ ہائے کار کو اجاگر کرتی ہے اور اور اس میں تجویز دی گئی ہے کہ نگرانی کے نقطہ نظر سے ان مقاصد کے حصول کے لئے منزل (یعنی تمام اہداف اور مقاصد کی ضمن میں صنفی مساوات کے نتائج) اور اس تک پہنچنے کا راستہ (صنفی حساسیت پر مبنی طریق عمل، پالیسیاں اور پروگرام) ایک ایسا پیش منظر ہے جس کو SDGs اور بالخصوص SDG 5 پر قومی سطح پر عمل درآمد کی نگرانی کرتے ہوئے پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ بہت سی جگہوں پر اہداف اور انڈیکیٹرز کی رو سے مرتب کردہ معلومات کی عدم دستیابی کا ذکر کرتے ہوئے اسے عمل درآمد میں پیش رفت پر رپورٹنگ نہ ہو سکنے کی اہم وجہ قرار دیتی ہے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے

جو پارٹیوں کو SDGs کے نفاذ کی مؤثر نگرانی کرتے وقت پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کی صورتحال:

آزادی سے لے کر اب تک پاکستان نے صنفی مساوات کے خلا کو پر کرنے کی سمت میں اچھا خاصا فاصلہ طے کیا ہے۔ ملکی تاریخ میں ہر مرحلے پر آئینی اور قانونی طور پر صنفی مساوات کے حق میں بہت سارے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

آئین پاکستان شہریوں کے بنیادی حقوق کی عکاسی کرتا ہے جس کا مطلب کسی بھی امتیاز، لسانی تنوع، اور صنفی فرق سے بالا تر ہو کر تمام شہریوں کو تمام شعبوں میں مساوی مواقع فراہم کرنا ہے۔ خاص طور پر درج ذیل آرٹیکلز صنفی مساوات کو یقینی بناتے ہیں:

- **آرٹیکل 25(1) اور 25(2)** تمام شہریوں کو قانون کے آگے برابر اور سب کو مساوی قانونی تحفظ کا حقدار قرار دیتا ہے اور **25(2)** یہ بیان کرتا ہے کہ صنف کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔
- **آرٹیکل 25(3)** ریاست کو اجازت دیتا ہے کہ وہ خواتین اور بچوں کو درپیش مخصوص مسائل کے لئے خصوصی قواعد اور قوانین وضع کرے، جنہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔
- **آرٹیکل 34** قومی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی شرکت کو یقینی بناتا ہے۔

اس کے علاوہ 2010 میں متعارف ہونے والی اٹھارہویں آئینی ترمیم نے خواتین کے ان حقوق جیسے معاملات پر قانون سازی کیلئے اختیارات صوبوں کو تفویض کر دیئے ہیں جن کا تعلق صوبوں سے بنتا ہو۔ اٹھارہویں ترمیم نے خواتین کو بااختیار بنانے کی ضمن میں کام کرنے کیلئے صوبوں کیلئے وسائل بڑھا دیئے۔

آئینی تحفظ کے علاوہ، خواتین کے حقوق کے تحفظ کیلئے مختلف قوانین متعارف کروائے گئے ہیں۔ ان میں درج ذیل اہم قوانین شامل ہیں:

i۔ مسلم فیملی لا آرڈیننس 1961 (7 بابت 1961) جس کا مقصد خاندانی معاملات کے انضباط میں خواتین کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔[8]

ii۔ ویسٹ پاکستان مسلم پرسنل لاء شریعت ایکٹ 1962 خواتین کے جائیداد میں وراثتی حق کو تسلیم کرتا ہے۔[9]

iii۔ ویمن پروٹیکشن ایکٹ (کرمنل لاء امینڈمینٹ ایکٹ) 2006 کا خاص مقصد حدود آرڈیننس کے تحت قوانین میں ترمیم کرنا ہے۔[10]

iv۔ خواتین کو کام کی جگہ پر ہراساں کرنے سے تحفظ فراہم کرنے کا قانون 2010۔[11]

v۔ خواتین کے خلاف ظالمانہ رسومات کے خاتمے کا قانون 2011[12] یا ق (تھرڈ کرمنل لا امینڈمینٹ) ایکٹ 2011، پاکستان میں خواتین کے خلاف مختلف ظالمانہ اور امتیازی سلوک کرنے سے روکتے ہیں۔

vi۔ ایسڈ کنٹرول اینڈ ایسڈ کرائم پریوینشن ایکٹ 2011 یا[13] کریمینل لاء امینڈمینٹ ایکٹ 2011 (دوسری ترمیم) جس کے تحت ضابطہ فوجداری اور ضابطہ مجموعہ فوجداری میں تیزاب پھینکنے کے جرائم میں ملوث قصورواروں کو سزا دینے کی دفعات میں ترامیم کی ہے۔

vii۔ کرمنل لاء امینڈمینٹ ایکٹ 2016 (غیرت کے نام پر یا بہانے سے کئے جانے والے جرائم) جس کے تحت غیرت کے نام پر ہونے والے قتل کی سزا کو تبدیل کر کے سزائے موت یا عمر قید تک بڑھایا گیا۔[14]

viii۔ ہندو میرج ایکٹ 2017۔[15]

دستوری اور قانونی ضمانتیں موجود ہیں تاہم صنفی مساوات کیلئے ان قوانین پر مؤثر عملدرآمد میں بہت زیادہ مسائل موجود ہیں۔ اختیارات پر مرکوز پدرشاہی ثقافت' ناخواندگی کی وجہ سے قوانین سے آگاہی کی کمی' لاعلمی، اور خواتین میں بری شہرت کا خوف' قانون نافذ کرنیوالی ایجنسیوں میں پدرشاہی پر مبنی تعصب' سماجی و ثقافتی معیارات کی عمومی برتری اور انصاف کے نظام کی کا کمزوریاں، یہ جملہ عوامل خواتین کو حقوق اور صنفی مساوات کو تحفظ دینے والے رائج الوقت دستوری اور قانونی ضوابط کے موثر اطلاق اور عملدرآمد میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔[16]

صنف سے قطع نظر آئین مساوی مواقع فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے تاہم ملازمت کی حیثیت میں صنفی مساوات کے اعداد و شمار مختلف ہیں۔ پاکستان لیبر فورس سروے 2017-2018[17] کے مطابق مجموعی طور پر بیروزگاری کی شرح 5.8% فیصد ہے جو 2014-2015 کے مقابلے میں 5.8٪ کم ہے' اس میں 5.1٪ فیصد بیروزگار مردوں کے مقابلے میں 8.3٪ فیصد خواتین بے روزگار ہیں۔ تنخواہ کے موازنے کے حوالے سے تنخواہوں میں پیشہ ورانہ گروپ کی صنفی تشکیل کے ساتھ صنفی امتیازات ایک مربوط گروہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ جہاں مردوں کا گروہ زیادہ ہے وہاں خواتین کو زیادہ تنخواہ ملنے کے کم امکان ہیں پس خواتین کے مقابلے میں مردوں کی اوسط تنخواہ زیادہ ہے۔ اسی طرح 2017-18 میں 72.5 مردوں کے مقابلے 51.8٪ خواتین کی خواندگی کی شرح رہی ہے۔ سروے البتہ یہ دکھاتا ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں شرح خواندگی کے معاملے میں مردو خواتین کی عدم مساوات کم ہو رہی ہے۔

دسمبر 2018 میں ورلڈ اکنامک فورم کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ گلوبل جینڈر گیپ انڈکس 2018 کے مطابق صنفی مساوات کے سلسلے میں پاکستان دنیا کا دوسرا بدترین ملک ہے جو 149 ممالک میں 148 پر کھڑا ہے۔

شکل نمبر 2: معیشت' تعلیم' صحت اور سیاست کے حوالے سے عالمی صنفی مساوات

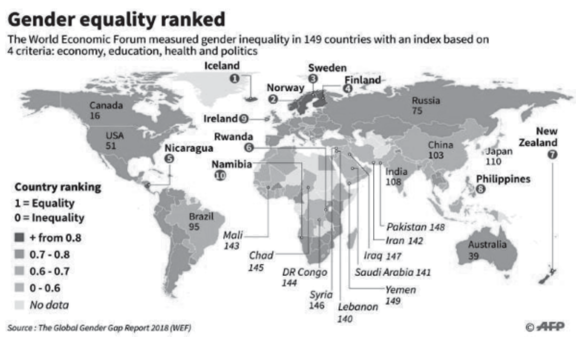

رپورٹ کے مطابق' چار مسلم ممالک' مصر' سعودی عرب' یمن اور پاکستان دنیا میں چار بدترین کارکردگی دکھانے والے ممالک ہیں جہاں مینجریل پوزیشن رکھنے والی خواتین کی تعداد کم ترین ہے۔

جنوبی ایشیا میں کم ترین درجہ پانے والا پاکستان پر بنگلہ دیش اور سری لنکا، جو کہ خطے میں سرفہرست ممالک تھے کے مقابلے میں صنفی تفاوت (Gender Gap) کو 55 فیصد کمی لایا۔ بنگلہ دیش اور سری لنکا نے اپنا مجموعی صنفی تفاوت بالترتیب 72 فیصد اور 68 فیصد تک ختم کیا۔[18]

ورلڈ اکنامک فورم کی سالانہ رپورٹ میں 149 ممالک میں صنف کے مابین عدم مساوات کا چار شعبوں' تعلیم' صحت' معاشی مواقع اور سیاسی بااختیاری میں جائزہ لیا ہے۔ ۔ پاکستان کا سکور کارڈ ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان مجموعی عالمی رینکنگ میں 148 ویں نمبر پر ہے، معاشی شراکت اور مواقع کے لحاظ سے 146 ویں نمبر پر' تعلیم کے حصول میں 139 ویں نمبر پر' صحت اور بقائے زندگی کے شعبے میں 145 ویں نمبر پر اور سیاسی بااختیاری کی ضمن میں 97 ویں نمبر پر ہے۔ دوسری جانب اس کے برعکس بھارت کا

گلوبل رینکنگ میں 108 واں نمبر ہے۔ اسی طرح معاشی شراکت اور مواقع میں 142 واں، حصول تعلیم میں 114 واں، صحت اور بقائے حیات میں 147 اور سیاسی بااختیاری میں 19 واں نمبر ہے۔[19]

ایک اور تحقیق جس کی رپورٹ اس سے قبل اپریل 2018 میں جاری ہوئی، میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اپنا اپنی پوری معاشی صلاحیت بروئے کار نہیں لا رہا اور اس کا کسی حد تک تعلق وسیع پیمانے پر موجود صنفی عدم مساوات سے ہے۔ میکنزی گلوبل انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے کی گئی تازہ تحقیق کے مطابق، پاکستان کام کے سلسلے میں صنفی مساوات میں انتہائی نچلے درجے پر ہے۔ میکنزی اینڈ کو کے کاروبار اور اقتصادی تحقیق کے ذیلی ادارے ایم جی آئی نے ایشیا پیسفک خطے کی 18 معیشتوں کا کام کاج کے لحاظ سے بالخصوص اور سماج میں موجود صنفی مساوات کا بالعموم جائزہ لیا ہے۔ بھارت اور پاکستان صنفی مساوات کے سلسلے میں بہت پیچھے ہیں، جبکہ سنگاپور خطے میں صنفی مساوات میں سب سے اوپر ہے۔ ریسرچ کے دوران اکٹھے کیے گئے ڈیٹا کے مطابق پاکستان 0.20 کے سکور کے ساتھ سب سے آخر میں ہے۔ صفر کا مطلب صنفی عدم مساوات جبکہ ایک سکور کا مطلب صنفی مساوات ہے۔[20]

پاکستان میں اعداد و شمار اکٹھا کرنے میں مشکلات:

SDG5 یا تمام SDGs کے اہداف کے حصول کے لیے پاکستان کا کلیدی چیلنج تحقیق اور ڈیٹا کی دستیابی ہے۔

جیسا کہ پہلے وضاحت کی جا چکی ہے، پاکستان نے دیرپا ترقیاتی مقاصد کو 2015 میں اپنایا جس کے بعد وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے قومی اور صوبائی منصوبہ بندی کو ان سے ہم آہنگ کیا۔

جون 2018 میں فیڈرل ایس ڈی جی سپورٹ یونٹ کی[21] جانب سے انعقاد کردہ ایک سٹڈی میں SDG کو قومی دھارے کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے ڈیٹا رپورٹنگ میں خامیوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔ سٹڈی سے پتا چلا کہ صنفی شمولیت اور مساوات میں پاکستان کی پیش رفت کافی حد تک بہتر ہے۔ صنفی مساوات پر دستیاب ڈیٹا پر جاری رپورٹ کے مطابق کہ SDG5 سے تعلق رکھنے والے انڈیکیٹرز کا 50٪ سے زائد کے بارے توقع کی جاتی ہے کہ ڈیٹا حاصل کر لیا جائے گا تاہم متعلقہ وزارتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی پالیسیوں اور منصوبوں کی بنیاد نتائج پر مبنی فریم ورک پر رکھیں۔

سیاسی جماعتوں کے لئے دیرپا ترقیاتی مقصد 5: صنفی مساوات کے بارے میں جاننا کیوں اہم ہے؟

سیاسی جماعتیں جمہوری حکومت کا بنیادی جزو ہوتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے پالیسی ایجنڈا کی بنیاد پر ملکی معاملات چلانے کیلئے لوگوں کی حمایت کرتی ہیں۔ لہٰذا یہ انتہائی ضروری ہے کہ سیاسی جماعتوں کو نہ صرف پاکستان کے مسائل بلکہ پاکستان کی جانب سے کئے گئے عالمی معاہدوں سے پوری طرح باخبر ہوں۔

پاکستان نے نہ صرف تمام SDGs پر دستخط کیے بلکہ انہیں مقامی سطح پر متعارف کرانے کو ششیں بھی شروع کر دی ہیں۔ اس میں وفاقی سطح پر پلاننگ کمیشن اور صوبائی سطح پر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹس نے ان تمام SDGs کو مقامی حالات سے ہم آہنگ کرنے پر کام شروع کر دیا ہے۔

تاہم ضروری ہے کہ مقننہ کی سطح پر وزارتوں اور محکموں کی کارکردگی پر نظر رکھنے والی قائمہ کمیٹیاں SDGs پر عملدرآمد کی مسلسل نگرانی کرتی رہیں۔ بہتر ہوگا اگر سیاسی جماعتیں اپنے پالیسی سیل قائم کریں جو وقتاً فوقتاً قومی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جانب سے SDGs پر عملدرآمد کی پیش رفت پر کا جائزہ لے سکیں۔

پاکستان پائیدار ترقی کیلئے اقوام متحدہ کے اعلیٰ سطحی سیاسی فورم کے 2019 کے اجلاس میں وولنٹری نیشنل ریویو پیش کرے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام متعلقہ ادارے خصوصاً سیاسی

جماعتیں عملدرآمد کی پیش رفت کی نگرانی کریں اور عالمی سطح پر پیش کرنے سے قبل رپورٹ کے مسودے کے جائزے کا مطالبہ پیش کرنا چاہیے۔

SDG5 ۔صنفی مساوات کے ٹارگٹ کے حصول میں سیاسی پارٹیوں کا کردار:

خواتین کی سیاست میں شمولیت اور قیادت صنفی مساوات کے حصول اور اس میں پیش رفت کے لیے بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔

ہدف 5.5 کا انڈیکیٹر 5.5.1 سیاسی سفر میں فیصلہ سازی کے تمام سطحوں پر قیادت کیلئے خواتین کی مکمل، موثر شرکت اور مساوی مواقع کو یقینی بنانے سے متعلق ہے۔ یہ انڈیکیٹر پارلیمنٹ میں خواتین کی نشستوں وفاقی کابینہ میں ان کی وازتوں کے تناسب اور مقامی حکومت میں ان کی نمائندگی کے تناسب پر مرکوز ہے۔

پارلیمنٹ میں خواتین:

ماضی میں خواتین کی سیاسی شمولیت کا تعین صرف پارلیمنٹس میں خواتین کی نشستوں کے تناسب کی بنا پر کیا جاتا تھا۔ حال ہی میں اس معیار میں توسیع کرتے ہوئے خواتین سربراہ ریاست کے ساتھ خواتین وزیروں کی تعداد کو شامل کیا ہے۔ اس انڈیکیٹر سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیاست میں خواتین کی شرکت ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معاشروں میں صنفی عدم مساوات سب سے بڑا عنصر رہا ہے۔

قومی اسمبلی میں خواتین کی 20.2٪[22] اور سینٹ میں 19.2٪ کے ساتھ، انٹرپارلیمنٹری یونین کے مطابق خواتین کی عالمی درجہ بندی میں پاکستانی پارلیمنٹ 96 پر ہے۔ روانڈا سرفہرست ہے جہاں پوری دنیا میں خواتین پارلیمنٹیرینز کی تعداد سب سے زیادہ، جس کے ایوان زیریں کی نشستوں کا 61.3 فیصد ہے۔

سیاسی پارٹیاں جنرل نشستوں پر زیادہ سے زیادہ خواتین کو پارٹی ٹکٹ دے کر پارلیمان میں خواتین کی نمائندگی کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں پر جنرل نشستوں پر خواتین کو کم از کم 5٪ نشستیں دینا لازم ہے۔ الیکشن ایکٹ 2017 نے سیاسی جماعتوں پر قدغن لگائی ہے کہ وہ صنفی لحاظ سے ٹکٹوں کی مساوی تقسیم کو یقینی بنانے کیلئے خواتین کیلئے کم از کم 5 فیصد ٹکٹیں مختص کریں۔ تاہم وہ اس شرح میں اضافہ بھی کر سکتی ہیں۔

مقامی حکومتوں میں خواتین:

مقامی حکومتوں میں خواتین کے بارے قابل بھروسہ ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔ تاہم صوبائی لوکل گورنمنٹ ایکٹس نے خواتین کیلئے مخصوص نشستوں کی تعداد میں ردوبدل کیا ہے۔ بعض تخمینہ جات کے مطابق، 2002 کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں خواتین کی لازمی نمائندگی 33٪ تھی وہ اب کم ہو کر 22٪ تک آ گئی ہے۔۔ عام نشستوں پر چند ہی خواتین نے الیکشن لڑا اور بہت کم ایسی خواتین ہیں جنہیں مقامی حکومتوں کے مختلف درجوں میں چیئرپرسن یا ناظم کے عہدے ملے۔

سیاسی پارٹیوں کو اس امر سے اگاہ ہونا چاہیے کہ مقامی سیاست میں خواتین کی شرکت، فیصلہ سازی اور مقامی آبادی کے بڑے حلقے پر اثر انداز ہونے کیلئے صلاحیت رکھتی ہیں۔ مقامی سطح پر منتخب خواتین زیادہ بہتر انداز سے خواتین کی خدمت کو ترجیح دے سکتی ہیں اور شہریوں کی زندگیوں پر براہ راست اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

"اس لئے مقامی حکومتوں میں خواتین کی نشستوں کی بڑھتی ہوئی تعداد خواتین کے مقام اور حالت میں بہتری کو ممکن بنا سکتی ہے۔ مزید برآں، خواتین کی شرکت حکومت کی مختلف سطحوں پر ہونی چاہیے۔ مقامی سطح کی سیاست خواتین کو منتخب ہونے کے بہتر مواقع فراہم کر سکتی ہے کیونکہ قومی سطح کی نسبت یہاں زیادہ نشستیں دستیاب ہیں۔ مقامی سیاست میں خواتین کا داخلہ فیصلہ سازی اور مقامی آبادی کے وسیع حلقے کو متاثر کرے کی

صلاحیت رکھتی ہے اور شہریوں کی زندگیوں پر زیادہ براہ راست اثر انداز ہوسکتی ہے۔

پاکستان میں یہ دوسری بار ہو رہا ہے کہ مقامی انتخابات پارٹی بنیادوں پر منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ سیاسی پارٹیوں کیلئے بہتر موقع ہے کہ مقامی حکومتوں کے قوانین میں ترمیم کرسکتی ہیں اور ہر سطح پر خواتین کیلئے زیادہ سے زیادہ نشستوں کا اہتمام کرسکتی ہیں۔ فیصلہ سازی کی سطح کی ذمہ داری جیسا کہ چیئرپرسن یا ناظمین یا ان کے نائب کے عہدے خواتین کیلئے بھی مخصوص ہونی چاہیے۔

مقامی حکومت کے انتخابات اسی طرح مہنگے نہیں ہوتے جیسا کہ حلقہ میں مہم کے اخراجات عام انتخابات میں ہوتے ہیں۔ سیاسی پارٹیاں خواتین امیدواروں کی مہم زیادہ موثر انداز سے چلا سکتیں ہیں اور جنرل نشستوں پر انہیں جتوانے میں مدد کرسکتی ہیں۔ یہ ایک اچھا وقت ہے کہ سیاسی پارٹیوں انتخابات کی ہر سطح پر عام نشستوں پر زیادہ سے زیادہ خواتین کو ٹکٹ فراہم کرتے ہوئے اپنے امیدواران کے انتخاب کے عمل میں اصلاحات لے کر آئیں۔

سیاست میں صنفی مساوات:

جماعتوں کی فہرست میں امیدواران کی نامزدگی یا پارٹی تنظیم کے اندر منتخب کردہ عہدے پارٹی سرگرمیوں کو صرف ایک پہلو ہے۔ پارٹی لیڈرشپ کو اپنی تمام سرگرمیوں اور فرائض میں مساوات (60% سے زائد کوئی صنف نہ ہو) کی پالیسی اختیار کرنے سے متعلق سوچ سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اس امر کو یقینی بنا سکتی ہے کہ ان کے تمام کنونشن اور تقریبات میں اتنی ہی خواتین مقرر ہونی چاہئیں جتنی تعداد مردوں کی ہو۔ بعض جماعتیں اس امر کو یقینی بنا سکتی ہیں کہ ایسے تمام اجلاس جو کہ ٹیلی ویژن پر نشر ہوں ان کی صدارت مشترکہ طور پر ایک مرد اور ایک خاتون کی ہونی چاہیے۔ یہ ووٹر کو ایک طاقتور پیغام ہوسکتا ہے۔ پارلیمنٹ میں وقفہ سوالات کے دوران پارٹی قیادت کو چاہیے کہ وہ پہلے ایک دو سوالات پوچھنے کیلئے خواتین پارلیمنٹرین کو ترجیح دیں۔ علاوہ ازیں سیاسی جماعتیں اس امر کو یقینی بنا سکتی ہیں کہ خواتین کو مساوی طور پر کلیدی اجلاسوں، ٹاسک فورسز اور ورکنگ گروپس میں تقرر کر سکتی ہیں۔ اگرچہ جماعتیں فوری طور پر یہ کام نہیں کرسکتیں لیکن یہ ہدف بتدریج حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس مساوات کی وجہ سے خواتین اپنے آپ کو محفوظ محسوس کریں گی۔ سیاسی میدان میں خواتین کو بہتان سازی اور ہراساں ہونے کے مسائل درپیش ہیں۔ خواتین کیلئے سیاسی سرگرمیوں کو مزید محفوظ بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کا ایک حل یہ ہے کہ خواتین کو مختلف شعبوں میں مزید نمائندگی دی جائے۔ سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ اپنی سیاسی سرگرمیوں مثلاً سیاسی جلسوں اور مہمات میں خواتین کے ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھیں تاکہ سیاسی جماعت کی سرگرمیوں کے دوران خواتین اپنے آپ کو محفوظ اور مشمول سمجھیں۔ خواتین کیلئے سیاست کو غیر محفوظ بنانے والوں کے خلاف قانونی کارروائیوں کیلئے خواتین کو ہراساں کرنے کی تمام شکایات ایک کمیٹی کے سپرد ہونی چاہیے۔

خواتین کی نمائندگی سے متعلق اعدادوشمار اکٹھے کرنا:

خواتین کے مسائل کے حل اور پالیسی کی بہتری کیلئے سیاسی جماعتوں کو خواتین کی مساوی طور پر شمولیت سے متعلق اعدادوشمار اکٹھے کرنا ہوں گے۔ سیاسی جماعتوں کی جانب سے پالیسی سیل قائم کرنا ایک اچھا اقدام ہوگا جو قومی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی سطح پر SDGs کے اہداف بشمول SDG5 کے نفاذ کی پیش رفت پر وقتاً فوقتاً نظرثانی کرے گا۔ یہ پالیسی سیل مقامی حکومتوں کی حلقہ بندیوں کی نقشہ بندیاں کرسکتے ہیں اور خواتین کی مزید جنرل نشستیں جیتنے میں پارٹی قیادت کو بہتر فیصلے کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

ضمیمہ الف:

SDGs5 کے مقاصد، انڈیکیٹرز، وضاحت اور ان کی جانچ میں درپیش مشکلات:

نمبر	مقاصد[23]	نمبر	انڈیکیٹرز[24]	وضاحت[25]	جانچ میں درپیش مشکلات[26]
5.1	ہر جگہ خواتین اور لڑکیوں کے خلاف امتیازی سلوک کا خاتمہ	5.1.1	جنس کی بنیاد پر مساوات اور غیر امتیازی سلوک کے فروغ، نفاذ اور نگرانی کیلئے آیا کوئی قانونی فریم ورک موجود ہے۔	درج ذیل چار قانونی امور کی نگرانی: ا۔ قانونی فریم ورک بشمول آئین اور عوامی زندگی کے تمام اجزاء؛ (۲) خواتین پر تشدد؛ (۳) روزگار اور معاشی فوائد؛ اور (۴) شادی اور خاندان۔ یہ انڈیکیٹر نہ صرف امتیازی قوانین کا خاتمہ کرے گا بلکہ قانونی فریم ورک بھی فراہم کرے گا جس کے جنسی مساوات بشمول پالیسیوں / پلانز معاشی وسائل کی نگرانی کی جائے گی اور اس کو فروغ دیا جائے گا۔	اس ہدف کے وسیع ہونے کی وجہ سے واحد انڈیکیٹر کے ذریعے اس کی جانچ کرنا ایک مشکل امر ہے۔ درحقیقت خواتین اور لڑکیوں سے امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق ہدف۔5 اور دیگر متعلقہ اہداف میں کسی انڈیکیٹرز موجود ہیں۔ اس انڈیکیٹر میں ایسے قانونی فریم ورک جو جنسی مساوات کیلئے ضروری ہیں، پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ یہ قانونی فریم ورکس وسیع ہیں جن میں مسائل مثلاً امتیازی سلوک یا سائبر ہراسمنٹ شامل ہیں، کا احاطہ کیا گیا ہے۔ لہذا ان کی ملکی سطح پر نگرانی کرنا مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔
5.2	سرعام اور نجی حلقوں میں خواتین اور بچیوں پر ہر قسم کے تشدد بشمول ان کی سمگلنگ اور جنسی اور دیگر استحصال کا خاتمہ۔	5.2.1	پندرہ سال یا اس سے زائد عمر کی خواتین اور بچیوں پر پچھلے بارہ ماہ کے دوران، تشدد اور عمر کے لحاظ سے، موجودہ یا سابقہ ساتھی کی جانب سے جنسی یا نفسیاتی تشدد کا تناسب۔	دنیا میں خواتین اور لڑکیوں پر تشدد انسانی حقوق کی سب سے عام خلاف ورزی ہے۔ جو دنیا کے ہر ملک میں ہو رہی ہے۔ یہ سر عام اور نجی دونوں مقامات پر ہوتی ہے اور زیادہ تر واقعات میں یہ لوگ نشانہ بننے والے کے قریبی ساتھی ہوتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں بشمول جسمانی، جنسی، نفسیاتی اور معاشی ہو سکتی ہیں۔ اس کی دیگر صورتیں مثلاً عورتوں کی سمگلنگ، سائبر شیمنگ اور ہراساں ہو سکتی ہیں۔ انسانی حقوق کی یہ خلاف ورزیاں بھی تمام ممالک میں ہو رہی ہیں۔	قوانین اور لڑکیوں پر تشدد حساس نوعیت کا معاملہ ہے۔ جس کے اعداد و شمار اکٹھے کرنا، ان کا تجزیہ کرنا اور ان کو شائع کرنے میں کئی تکنیکی اور اخلاقی مسائل درپیش ہیں۔ ان مسائل پر قابو پانے کیلئے مدعا علیہ اور انٹرویو کرنے والوں کی حفاظت پر خصوصی توجہ اور تشدد کے واقعات کے راز فاش کرنے والی خواتین کی امداد اور ایک اچھے ڈیزائن کیے گئے سروے اور اعداد و شمار اکٹھے کرنے کے طریقہ کار جس میں انٹرویو کرنے والوں کی مکمل تربیت شامل ہے، کی اشد ضرورت ہے۔

					وافر مقدا رمیں اعداد و شمار کی فراہمی کے باوجود مختلف ممالک کا موازنہ کرنا ایک مسئلہ ہے کیونکہ اعداد و شمار اکٹھا کرنے کی کئی کوششیں سروے کرنے کے مختلف طریقوں، سروے کے مختلف سوالات اور مختلف عمر کے گروپس پر منحصر ہوتی ہیں۔ مختلف عمروں بشمول سیمپل سائز ہیں۔ مناسب سپورٹ سروسز اور روک تھام کے موثر طریقہ کار کی فراہمی کیلئے مختلف عمروں بشمول سیمپل سائز میں اضافہ اور بڑی اور چھوٹی عمر کی خواتین سے سوالات کے ذریعے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔
		5.2.2	پچھلے بارہ ماہ کے دوران، عمر اور جائے وقوعہ کے لحاظ سے ساتھی کار کن کے علاوہ پندرہ سال یا زائد عمر کی تشدد کا شکار خواتین کا تناسب		
5.3	تمام ضرر رساں مروجہ طریقوں بشمول بچپن، کم سنی اور زبردستی کی شادی اور نسوانی اعضاء مسخ کرنے کا خاتمہ کرنا۔	5.3.1	20 تا 24 سال کی عمر کی خواتین جو 15 یا 18 سال کی عمر سے قبل شادی شدہ یا نکاح میں تھیں، کا تناسب	ضرر رساں مروجہ رواج مثلاً بچپن، کم سنی اور زبردستی کی شادی اور نسوانی اعضاء مسخ کرنا انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہیں اور ان کی لڑکیوں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کم عمری کی شادی کا مطلب تعلیم کے کم مواقع اور کم عمری کی زچگی جو بچے کی پیدائش کے دوران کئی پیچیدگیوں اور شرح اموات میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ نسوانی اعضاء مسخ کرنا، خواتین اور لڑکیوں کی جسمانی سالمیت کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ جس کو دقیانوسی اور خواتین اور لڑکیوں کے جسموں اور جنس کو متاثر کرنے کی کوششوں سے تقویت ملتی ہے۔	گھریلو سروے کم عمری کی شادی سے متعلق معلومات کیلئے ایک مفید ذریعہ ہیں لیکن ہم خوابی ہر ملک میں مختلف ہوتی ہے۔ کچھ سروے محض رسمی شادیاں جبکہ کچھ وسیع ہم خوابیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو رجحان کے تجزیے اور بین الاقوامی سطح پر موازنے کو محدود کرتے ہیں۔ بعض ممالک میں سول رجسٹریشن سسٹم اطلاعات کا مناسب ذریعہ ہوتا ہے جبکہ لیکن غیر رسمی ہم خوابی کی وجہ کئی معلومات رہ جاتی ہیں۔ نسوانی اعضاء مسخ کرنے کا حساس معاملہ اعداد و شمار کے حصول اور موازنہ میں مسائل پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ کئی خاندان ایسی معلومات فراہم

				2016 میں انسانی حقوق کی کونسل کے تشدد اور دیگر ظالمانہ' غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا سے متعلق خصوصی مندوب نے یہ ثابت کیا ہے کہ کم عمری کی شادی اور نسوانی اعضاء کا مسخ کرنا اور دیگر ضرر رساں روج مثلاً عزت کی خاطر جرائم' تشدد اور ناروا سلوک جنسی بنیادوں پر ہونے والے جرائم میں شامل ہیں۔	کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے اندر مختلف گروہوں اور / یا علاقوں پھیلاؤ مختلف ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے صرف قومی سطح پر پھیلاؤ کی شرح سامنے آتی ہے۔ جو معلومات میں تضاد کا باعث بنتا ہے۔
		5.3.2	15 سے 49 سال کی عمر کی لڑکیوں اور خواتین جو نسوانی اعضاء کو مسخ / خاتمے سے دو چار ہوئیں' کا عمر کے لحاظ سے تناسب۔		
5.4	بلامعاوضہ نگہداشت اور گھریلو کام کی قدر و قیمت تسلیم کرنے کیلئے عوامی خدمات' بنیادی ڈھانچے اور سماجی تحفظ کی پالیسیاں مہیا کرنا اور گھرانے اور خاندان میں مشترکہ ذمہ داری کو فروغ دینا' جو قومی سطح پر موزوں ہوں۔	5.4.1	جنس' عمر اور جگہ کے لحاظ سے بلامعاوضہ گھریلو نگہداشت پر صرف ہونے والے وقت کا تناسب۔	بلامعاوضہ نگہداشت اور گھریلو کام تمام معاشروں میں مروج ہونے کے باوجود نہ تو اس کی قدر کی جاتی ہے اور نہ ہی اسے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس میں بچوں کی پرورش اور بیمار' ضعیف اور معذور افراد کی نگہداشت اور روزمرہ گھریلو امور کی انجام دہی جو نسل در نسل چلے آ رہے ہیں' شامل ہیں۔ اس قسم کے کام کی مردوں اور خواتین اور مجموعی طور پر خاندانوں اور معاشروں میں غیر مساوی تقسیم جنسی مساوات میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ دیگر مقاصد اور اہداف میں اس قسم کی تقسیم کے لئے (باب چھ ملاحظہ کریں)۔ پوری دنیا میں اس قسم کا کام خواتین لڑکیاں سرانجام دیتی ہیں جس کی وجہ سے انہیں تعلیم روزگار' سیاست میں حصہ لینے' آرام اور تفریح کے بہت کم مواقع ملتے ہیں۔	خواتین اور مردوں اور خواتین کے اپنے گروہوں میں وقت کے استعمال کی تقسیم کو سمجھنا پہلا مرحلہ ہے جس میں خواتین اور مردوں اور خاندانوں اور معاشروں خواتین اور مردوں اور خاندانوں اور معاشروں' دیکھ بھال کی منصفانہ تقسیم ایک کٹھن عمل ہے۔ کئی ممالک میں وقت کے استعمال کے سروے نہیں ہو سکتے یا وہ عارضی ہوتے ہیں۔ بہت ہی کم سروے رجحان کے تجزیے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بچوں کی پرورش اور بوڑھوں اور بیماروں کی نگہداشت اکثر گھریلو امور میں شامل ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر فرد کی نگہداشت کے اعداد و شمار اکٹھے کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

5.5	سیاسی، معاشی اور عوامی زندگی میں ہر سطح کی فیصلہ سازی میں خواتین کی بھرپور اور موثر شمولیت اور قیادت کے مساوی مواقع پیدا کرنا۔	5.5.1	اسمبلیوں اور مقامی حکومتوں میں خواتین کی نشستوں کا تناسب۔	خواتین اور لڑکیوں سے متعلق فیصلوں اور امور میں ان کی آواز سننا اور شمولیت ان کی آزادی کا اہم پہلو ہے۔ خواتین ہر سطح پر حکومت کے مختلف امور اور شعبوں بشمول ووٹر، قومی یا مقامی حکومتوں کے انتخابات میں امیدواروں ملکی اور یا قومی قائدین اور سرکاری وزراء کی حیثیت سے سیاست میں حصہ لیتی ہیں۔ لیکن سیاست میں ان کی شمولیت اکثر غیر مساوی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کو قیادت کا موقع کم ملتے ہیں۔ یہ مواقع ضائع ہو جاتے ہیں کیونکہ خواتین کی شمولیت سے سرکاری رقم کے خرچ کے طریقہ کار اور سہولیات کی فراہمی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہی صورتحال نجی شعبہ میں بھی ہے جہاں ان کی شمولیت کی وجہ سے سٹاک پرائس اور منافع کی شرح میں اضافے کے باوجود خواتین کو کارپوریٹ بورڈز کی نمائندگی اور مینجر بنانے کے کم مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ پوری دنیا میں پچھلی ایک دہائی سے بہتری کے باوجود پارلیمنٹ میں خواتین کی نمائندگی ابھی تک کم ہے۔ دنیا میں اس وقت خواتین کی 23.7 فیصد پارلیمانی نشستیں ہیں۔ جن میں 2000 سے لے کر اب تک 10 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ دنیا میں خواتین کی پارلیمنٹ میں نمائندگی سے متعلق اعدادوشمار موجود ہیں لیکن اس سے موازنے کیلئے مقامی حکومتوں میں خواتین کی نمائندگی سے متعلق اس وقت اعدادوشمار موجود نہ ہیں۔	مقامہ حکومت میں خواتین کی نمائندگی کا ڈیٹا اکثر الیکٹرول مینجمنٹ باڈیز یا ان کے مساوی مقامی حکومتوں کے انتخابات منعقد کرانے والے دیگر اداروں کی جانب سے فراہم کردہ اعدادوشمار کی بنیاد پر فراہم کیا جاتا ہے۔ کم لاگت والا یہ انتظامی ڈیٹا کارآمد ہوتا ہے۔ انتخابی ریکارڈ میں "جنس" کی انفرادی خصوصیت کی شمولیت اعدادوشمار اکٹھا کرنے میں EBMs کو اختیارات اور وسائل کی فراہمی اور اعدادوشمار کے حصول میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں EBMs اور قومی دفاتر میں شراکت داری کے ذریعے بعض ممالک میں اس انتظامی ڈیٹا میں بہتری پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ایسے چند ممالک میں جہاں انتخابی ریکارڈ الیکٹرانک یا مرکزی نہ ہے۔ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے متبادل ذرائع بشمول متعلقہ وزارتوں اور مردم شماری مقامی حکومت کے سروے کی تلاش کی ضرورت ہے۔

		5.5.2	انتظامی عہدوں پر تعینات خواتین کا تناسب	حکومت اور بڑے انٹرپرائزز اور ادا روں میں اعلیٰ اور درمیانی درجوں کی انتظامیہ میں خواتین کی نمائندگی کم ہے۔ اس میں کچھ بہتری کے باوجود ڈومینیکن ریپبلک کے علاوہ جہاں خواتین کی نمائندگی 2015 میں 53 فیصد تک پہنچ گئی' دیگر تمام ممالک میں اعلیٰ اور درمیانے درجے کی انتظامیہ میں خواتین کی نمائندگی 50 فیصد سے کم ہے۔	انتظا می عہدوں پر کام کرنے والی خواتین سے متعلق ڈیٹا صرف چند ممالک میں دستیاب ہے اور ان تخمینوں کے موازنے کی کمی کی وجہ سے گلوبل رپورٹنگ متاثر ہوتی ہے۔ اس انڈیکیٹر کو ماپنے کیلئے خواتین کے روزگار اور پیشوں کی درجہ بندی کے بین الاقوامی معیار (ISCO) کے مطابق پیشوں کی صف بندی کے استعمال کے ذریعے ڈیٹا کی ضرورت ہے۔ 74 ایسے ممالک جو اپنے روزگار کے ماڈیولز کیلئے اپنی افرادی قوت اور دیگر گھریلو سروے میں ISCO استعمال نہیں کرتے' خواتین کے انتظامیہ عہدوں کی درجہ بندی مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ معاشی سرگرمی تفصیلی پیشہ وارانہ گروہوں کا تجزیہ مخصوص صنعتوں کی ترقی میں رکاوٹ سے متعلق گہری بصارت فراہم کرتا ہے۔ تاہم افرادی قوت کے سروے میں حجم اور سیمپل کے مخصوص ڈیزائن کی وجہ سے یہ تجزیوں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔
5.6	جنسی و تولیدی صحت اور تولیدی حقوق تک سب کی رسائی یقینی بنانا جیسا کہ آبادی اور ترقی پر بین الاقوامی کانفرنس کے عملی پروگرام اور بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن اور ان کی جائزہ کانفرسوں سے حاسل ہونے والی دستاویزات میں طے کئے گئے ہیں۔	5.6.1	15 سے 49 سال عمر کی ایسی خواتین کا تناسب جو جنسی تعلقات' مانع حمل کے طریقوں کے استعمال اور اپنی تولیدی صحت سے متعلق خود فیصلے کرتی ہیں۔	خواتین اور نوجوان لڑکیاں اپنے جنسی اور تولیدی حقوق سے متعلق کئی مسائل اور خطرات کا سامنا کرتی ہیں۔ ان میں قانونی مسائل جیسا کہ عمر اور ازدواجی حیثیت اور سہولیات کیلئے تیسرے فریق کی ضرورت یعنی سہولیات کی فراہمی کے لئے خواتین کو خاوند یا والدین کی رائے لینے پر مجبور کرنا' شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جنسی اور تولیدی سہولیات حتیٰ کہ جب یہ سہولیات دستیاب بھی ہوں' کی فراہمی میں خواتین کو کافی مسائل درپیش ہیں۔ خواتین کو فیصلہ سازی میں بھی آزادی حاصل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر وہ خاوند یا ساتھی سے جنسی	جنسی اور تولیدی صحت سے متعلق خواتین کے اپنے فیصلوں کا قابل موازنہ ڈیٹا محض چند ممالک میں دستیاب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی معلومات کے لئے مخصوص سوالات کے ذریعے انفرادی سروے ضروری ہیں لیکن ایسے سروے عام نہ ہیں۔ اس میں ایک اور بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ دستیاب ڈیٹا اکثر صرف شادی شدہ بچوں والی خواتین سے متعلق ہوتا ہے۔ اس ہدف کے حصول کیلئے ڈیٹا اکٹھا کرنے کیلئے بشمول مختلف عمر کی خواتین کے سروے کیلئے مخصوص سوالات' مختلف ازدواجی حیثیت اور مانع حمل کے مختلف طریقوں، بہت زیادہ سرمایے کی

				ملاپ سے انکار، مانع حمل طریقوں اور اپنی صحت سے متعلق فیصلے کرنے میں آزاد نہ ہیں۔	ضرورت ہوگی۔
		5.6.2	ان ممالک کی تعداد جہاں 15 سے 49 سال کی خواتین کو جنسی اور تولیدی صحت، انفارمیشن اور تعلیم کی سہولیات کی فراہمی کے لئے قوانین اور ضوابط موجود ہیں۔		
5-A	خواتین کو معاشی وسائل پر مساوی حقوق دینے کے علاوہ اراضی، املاک کی دیگر صورتوں، مالیاتی خدمات، وراثت اور قدرتی وسائل کی ملکیت اور کنٹرول تک ملکی قوانین کے مطابق رسائی دینے کیلئے اصلاحات کرنا۔	5-A-1	(اے) جنس کے لحاظ سے کل زرعی پیداوار یا زرعی اراضی پر خواتین کے حقوق (بی) ملکیت کی قسم کے لحاظ سے زرعی اراضی میں خواتین کے حصے کا تناسب۔	معاشی وسائل بشمول اراضی اور ملکیت کی دیگر اقسام، اثاثے، وراثت اور قدرتی وسائل لوگوں اور خاندانوں کی آمدن کے ذرائع ہیں۔ یہ مصیبت اور مشکل حالات اور بینکوں (بشمول رسمی بنکاری نظام سے قرضہ) سے قرضہ جات کے حصول میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مشمول، مساوی اور پائیدار معاشی ترقی اور ترقی کے ثمرات بشمول غربت میں کمی خوراک اور صحت کی سکیورٹی اور گھر کے افراد معاشروں اور ممالک کی بہبود پر معاشی وسائل کی تقسیم میں جنسی مساوات کی وجہ مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ معاشی وسائل تک مساوی رسائی کی وجہ سے گھر میں خواتین کی مول تول کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور انہیں معاشی آزادی حاصل ہوتی ہے۔	5-A-1 ایویڈیشن اینڈ ڈیٹا فار جنڈر ا کو ایلٹی پراجیکٹ کے ذریعے طریقہ کار کے کام پر وضع کیا گیا ہے۔ یہ پراجیکٹ اقوام متحدہ کے شماریاتی ڈویژن اور یو این وومن کی جانب سے شروع کیا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ میں خواتین کے حقوق کے "مجموعے" پر زور دیا گیا ہے۔ ان حقوق میں دستاویزی ملکیت، اراضی فروخت کرنے کی صلاحیت / حق اور دوسرے افراد کو اراضہ ہبہ کرنے کی صلاحیت / حق شامل ہے۔ آزمائشی بنیادوں پر ڈیٹا کا حصول شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک وسیع بنیادوں پر ڈیٹا دستیاب نہ ہے۔

		5-A-2	ایسے ممالک کا تناسب جہاں قانونی فریم ورک کے ذریعے (بشمول روایتی قوانین) خواتین کا حق ملکیت اور / یا املاک کے کنٹرول کے حقوق کو یقینی بناتا ہے۔	انڈیکیٹر 5-A-2 وراثت' شادی میں املاک کا کنٹرو' مالیاتی اداروں میں خواتین کی نمائندگی' خواتین کے حق ملکیت کے لئے سرکاری فنڈنگ اور قانونی طور پر تسلیم شدہ رسومات میں خواتین کے حقوق کے تحفظ سے متعلق ہے۔ اس انڈیکیٹر کیلئے ڈیٹا کے ذرائع قومی پالیسیاں اور پرائمری اور ثانوی قانون سازی ہیں۔ ان دونوں انڈیکیٹرز کا ڈیٹا مستقبل میں عمومی گلوبل مانیٹرنگ کے لئے استعمال ہو گا۔ لیکن قومی سطح پر ڈیٹا اکٹھا کرنے کیلئے اور اس کی پیش رفت کی رپورٹ کیلئے ممالک کو سخت ذمہ داری نبھانا ہو گی۔	
5-B	خواتین کو بااختیار بنانے کے رجحان کو فروغ دینے کیلئے ساز گار ٹیکنالوجی بالخصوص اطلاعاتی و ابلاغی ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافہ	5-B-1	جنس کے لحاظ سے ایسے افراد کا تناسب جن کے پاس موبائل ٹیلی فون ہے۔	اطلاعاتی اور ابلاغی ٹیکنالوجی بشمول ٹیلی کمیونیکیشن' کمپیوٹر اور انٹرنیٹ میں ترقی نے دنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ لیکن اس ٹیکنالوجی کے فوائد کی تقسیم مساوی نہ ہے۔ ICT تک رسائی اور استعمال میں بہت زیادہ جنسی فرق پایا جاتا ہے۔ مردوں کے مقابلے میں تھوڑی خواتین کے پاس موبائل فون ہیں (اس ہدف کیلئے SDG کا یہ انڈیکیٹر ہے) اس ٹیکنالوجی کے دوسرے شعبوں مثلاً انٹرنیت تک رسائی اور ڈیجیٹل اکانومی کے استعمال سے بھی خواتین محروم ہیں۔ جس کے نتیجے میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال میں مردوں اور خواتین میں فرق بڑھتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے خواتین میں عدم مساوات کا شکار ہو رہی ہیں۔ کیونکہ وہ خواتین کو علم کے حصول' جدت اور مہم جوئی کے میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔	رجسٹریاں گھریلو سطح پر انٹرنیٹ کی دستیابی سے متعلق ڈیٹا کا اہم ذریعہ ہیں۔ انٹرنیٹ فراہم کرنے والے یہ ڈیٹا مسلسل کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ معلوما ت انٹرنیٹ کے صارفین اور گھروں میں اس کا غیر مساوی استعمال سے متعلق تفصیلات فراہم نہیں کرتیں۔ ہر صارف کی جانب سے انٹرنیٹ پر صرف کرنے والے وقت اور جنس کے لحاظ سے انٹرنیٹ کے استعمال سے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کیلئے انفرادی سروے کی ضرورت ہے۔ وقت کے استعمال کے لحاظ سے متعلق سروے مرد اور خواتین کی جانب سے انٹرنیٹ پر صرف کیے جانے والے وقت کا تعین کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن سرف اس مقصد کیلئے معلومات حاصل نہیں کی جاتیں۔

5-C صنفی مساوات اور تمام خواتین اور لڑکیوں کو ہر سطح پر بااختیار بنانے کے رجحان کے فروغ کے لئے عمدہ پالیسیاں اور قابل نفاذ قوانین اپنانا اور انہیں مستحکم بنانا۔	5-C-1	ایسے ممالک کا تناسب جس میں صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے سرکاری رقم مختص کرنے اور اس کا ریکارڈ رکھنے کے انتظامات موجود ہیں۔	2030 کے ایجنڈے میں صنفی امتیاز کو کم کرنے کیلئے سرمایہ کاری میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صنفی مساوات کی پالیسیوں اور پروگراموں جو عام طور پر جنڈر ریسپانو بجٹنگ کہلاتے ہیں' کے لئے مناسب وسائل مختص کئے گئے ہیں جو SDG-5 کے حصول اور نفاذ اور پورے فریم ورک صنفی اہداف کیلئے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہدف 5- سی ایس پالیسیوں اور قانون سازی کو مستحکم بنانا ہے جو صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے کو فروغ دیتا ہے جبکہ اس سے متعلقہ انڈیکیٹر میں صنفی مساوات کیلئے مختص کردہ وسائل کی نشاندہی کیلئے نظام وضع کرنے اور ان کے نفاذ کیلئے حکومتی کوششوں کی جانب خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ صنفی مساوات کیلئے مختص کردہ وسائل کی نشاندہی شفافیت میں اضافہ کرتی ہے اور بالآخر بہتر احتساب کو جنم دیتی ہے۔ پالیسیوں اور ان کے نفاذ میں فرق کو کم کرنے کیلئے یہ ایک پہلا اچھا اقدام ہے۔	پہلا تجزیاتی مسئلہ یہ ہے کہ کن صنفی بنیادوں پر رقم مختص کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں رقم مختص کرنے میں صنفی مساوات ایک ہمہ پہلو اور کثیر الجہتی عمل ہے۔ پورے بجٹ میں اس کے لئے رقم مختص کرنے کیلئے مناسب توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ تمام سیکٹرز سے مجموعی صنفی ڈیٹا کی کمی کی وجہ سے صنفی مساوات کیلئے رقم مختص کرنے اور بجٹ سے متعلق فیصلوں میں اس ڈیٹا کے استعمال کی صلاحیت میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ تجزیاتی مسئلہ کئی ممالک کو متاثر کرتا ہے اور صنفی فرق کو مٹانے کیلئے شماریاتی دفاتر سے روابط کا تقاضا کرتا ہے۔

حوالہ جات

1. United Nations Development Programme. “What are the Sustainable Development Goals.” undp.org. http://www.undp.org/content/undp/en/home/sustainable-development-goals.html (accessed February 08, 2019).
2. Federal Ministry of Planning and Development. “Pakistan's Commitment.” https://www.pc.gov.pk/web/sdg/sdgpak (accessed February 13, 2019).
3. UNDP.org. “Goal 5: Gender Equality.” http://www.undp.org/content/undp/en/home/sustainable-development-goals/goal-5-gender-equality.html (accessed February 13, 2019).
4. Ibid.
5. SDGs Glossary of Terms. https://www.wearelumos.org/get-involved/campaign/all-children-count/sdg-glossary-terms/ (accessed February 13, 2019).
6. United National Sustainable Development. https://sustainabledevelopment.un.org/sdg5 (accessed February 13, 2019).
7. UN Women. “Turning Promises into Action: Gender Equality in the 2030 Agenda for Sustainable Development.”2018. http://www.unwomen.org/-/media/headquarters/attachments/sections/library/publications/2018/sdg-report-gender-equality-in-the-2030-agenda-for-sustainable-development-2018-en.pdf?la=en&vs=4332 (accessed February 13, 2019).
8. Punjablaws.gov.pk. The Muslim Family Law Ordinance, 1961. http://punjablaws.gov.pk/laws/777a.html (accessed February 26, 2019)
9. Punjablaws.gov.pk. The West Pakistan Muslim Personal Law Shariat Act, 1962 http://punjablaws.gov.pk/laws/135.html (accessed February 26, 2019)
10. The National Assembly of Pakistan. The Protection of Women (Criminal Laws Amendment) Act, 2006. http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1321341579_812.pdf (accessed February 26, 2019)
11. The National Assembly of Pakistan. The Protection Against Harassment of Women at the Workplace Act, 2010 (IV of 2010). http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1300929288_550.pdf (accessed February 26, 2019)
12. The National Assembly of Pakistan. The Criminal Law (Third Amendment) Act, 2011. http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1329729400_262.pdf (accessed February 26, 2019)
13. The National Assembly of Pakistan. The Criminal Law (Second Amendment) Act, 2011. http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1329729326_678.pdf (accessed February 26, 2019)
14. The National Assembly of Pakistan. The Criminal Law (Amendment) (Offences in the name or pretext of Honour) Act, 2016. http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1481353572_553.pdf. (accessed February 26, 2019)
15. The National Assembly of Pakistan. The Hindu Marriage, Act, 2017. http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1491458181_468.pdf) (accessed February 26, 2019)
16. Muneer, Sania. (2018). Pro-women Laws in Pakistan: Challenges towards Implementation. https://www.researchgate.net/publication/324039364_Pro-women_Laws_in_Pakistan_Challenges_towards_Implementation (accessed February 13, 2019).
17. Pakistan Labour Force Survey 2017-2018. http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//Labour%20Force/publications/lfs2017_18/Annual%20Report%20of%20LFS%202017-18.pdf (accessed February 14, 2019).
18. Dawn.com. “Pakistan among worst performers on gender equality: WEF.” https://www.dawn.com/news/1452284 (accessed February 13, 2019).
19. World Economic Forum. “The Global Gender Gap Report 2018.” http://www3.weforum.org/docs/WEF_GGGR_2018.pdf (accessed February 13, 2019).
20. Pakistan Today. “Pakistan at bottom in gender equality at work index.” https://www.pakistantoday.com.pk/2018/04/25/pakistan-at-bottom-in-gender-equality-at-work-index/ (accessed February 13, 2019).
21. Sustainable Development Goals: Pakistan's Perspective: Data Reporting Gaps. June 2018. Federal SDGs Support Unit.

22. http://archive.ipu.org/wmn-e/classif.htm
23. Sustainable Development Goals Knowledge Platform. SDG 5 Targets and Indicators. https://sustainabledevelopment.un.org/sdg5 (accessed February 14, 2019)
24. Ibid.
25. Un Women. UN Women. “Turning Promises into Action: Gender Equality in the 2030 Agenda for Sustainable Development.”2018. http://www.unwomen.org/-/media/headquarters/attachments/sections/library/publications/2018/sdg-report-gender-equality-in-the-2030-agenda-for-sustainable-development-2018-en.pdf?la=en&vs=4332 (accessed February 13, 2019).
26. Ibid.

Consolidating
Democracy
in Pakistan
تعمیر

ڈی اے آئی- سی ڈی آئی پی

آفس: 3rd فلور، بیورلی سینٹر، بلیو ایریا، اسلام آباد